احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 10۔ اگست 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10 اگست 2011ء 9 رمضان 1432 ہجری 10 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 184

فرشتوں کی دعائیں

حضرت ام عمارہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ روزہ دار کے پاس جب کوئی کھاتا ہے تو فرشتے اس صائم کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص کھانے سے فارغ ہو جائے۔

(کنزالعمال جلد8صفحہ 445حدیث نمبر 23577)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

جب صحابہؓ نے دیکھا کہ ایک ماہ رمضان کی یہ عظمت اور شان ہے اور اس قرب الٰہی کے حصول کے بڑے ذرائع موجود ہیں تو ان کے دل میں خیال گزرا کہ ممکن ہے کہ دوسرے چاندوں و مہینوں میں بھی کوئی ایسے ہی اسرار مخفیہ اور قرب الٰہی کے ذرائع موجود ہوں۔ وہ معلوم ہو جاویں اور ہر ایک ماہ کے الگ الگ احکام کا حکم ہو جاوے۔ اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ دوسرے چاندوں کے احکام اور عبادات خاصہ بھی بتا دیئے جاویں۔

صحابہ کرامؓ کے اس سوال پر کہ اور چاندوں کے برکات و انوار سے ان کو اطلاع دی جاوے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ جواب دیا۔ قل ھی مواقیت للناس والحج یعنی جیسے ماہ رمضان تقویٰ سکھانے کی ایک شے ہے ویسے ہر ایک مہینہ جو چڑھتا ہے وہ انسان کی بہتری کے لئے ہی آتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ نئے چاند کو دیکھ کر اپنی عمر رفتہ پر نظر ڈالے اور دیکھے کہ میری عمر میں سے ایک ماہ اور کم ہو گیا ہے اور نہیں معلوم کہ آئندہ چاند تک میری زندگی ہے کہ نہیں۔ پس جس قدر ہو سکے وہ خیر و نیکی کے بجا لانے میں اور اعمال صالحہ کرنے میں دل و جان سے کوشش کرے اور سمجھے کہ میری زندگی کی مثال برف کی تجارت کی مانند ہے۔ برف چونکہ پگھلتی رہتی ہے اور اس کا وزن کم ہوتا رہتا ہے اس لئے اس کے تاجر کو بڑی ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے اور اس کی حفاظت کا وہ خاص اہتمام کرتا ہے۔ ایسے ہی انسان کی زندگی کا حال ہے جو برف کی مثال ہے کہ اس میں سے ہر وقت کچھ نہ کچھ کم ہوتا ہی رہتا ہے اور اس کا تاجر یعنی انسان ہر وقت خسارہ میں ہے۔ چونسٹھ۔ پینسٹھ سال جب گزر گئے اور اس نے نیکی کا سرمایہ کچھ بھی نہ بنایا تو وہ گویا سب کے سب گھاٹے میں گئے۔ ہزاروں نظارے تو آنکھ سے دیکھتے ہو۔ اپنے بیگانے مرتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے تم ان کو دفن کر کے آتے ہو اور یہ ایک کافی عبرت تمہارے واسطے وقت کی شناخت کرنے کی ہے اور نیا چاند تمہیں سمجھاتا ہے کہ وقت گزر گیا ہے اور تھوڑا باقی ہے۔ اب بھی کچھ کر لو۔ لمبی لمبی تقریریں اور وعظ کرنے کا ایک رواج ہو گیا ہے ورنہ سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ایک لفظ ہی کافی ہے۔ کسی نے اسی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے۔

مجلس وعظ رفتنت ہوس است — مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

پس ان روزانہ موت کے نظاروں سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں، عبرت پکڑو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور کاہلی اور سستی میں وقت کو ضائع مت کرو۔ مطالعہ کرو اور خوب کرو کہ بچہ سے لے کے جوان اور بوڑھے تک اور بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ جس قدر جاندار چیزیں ہیں، سب مرتے ہیں اور تم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ پس وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وقت کی کیسی قدر کرتے تھے کہ جب ان کو ماہ رمضان کے فضائل معلوم ہوئے تو معاً دوسرے مہینوں کے لئے سوال کیا کہ قرب الٰہی کے اگر اور ذرائع بھی ہوں تو معلوم ہو جاویں۔

(خطبات نور صفحہ 147-148)

تحریری امتحان
داخلہ جامعہ احمدیہ 2011ء

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 15 اگست 2011ء کو ہوگا۔

میٹرک کے رزلٹ سے امیدواران فوری طور پر وکالت تعلیم کو اطلاع دیں۔ (رزلٹ کارڈ کی کاپی، گزٹ کی کاپی یا انٹرنیٹ سے رزلٹ بھی بعد از تصدیق بذریعہ فیکس بھجوایا جاسکتا ہے)

جنہوں نے ایف اے کا امتحان دیا ہے جونہی رزلٹ نکلے فوری طور پر وکالت تعلیم کو اطلاع دیں۔

ربوہ کے تمام امیدواران کیلئے مورخہ 11 اگست 2011ء تک وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرنا ضروری ہے۔

ربوہ سے باہر کے امیدواران امتحان کیلئے مورخہ 15 اگست 2011ء کو صبح 8 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کر لیں۔

تمام امیدواران امتحان کے وقت سند/ رزلٹ کارڈ/ سکول، کالج سرٹیفکیٹ اصل اور تصدیق شدہ فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون نمبر: 047-6211082

فیکس: 047-6212296

(وکالت تعلیم)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15 / اکتوبر 2004ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا (یہ اسی روایت میں مزید باتیں شامل کی ہوئی ہیں اور ان میں زائد باتیں یہ ہیں) جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو رمضان میں اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مواساۃ اور اخوت کا مہینہ ہے۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کو برکت دی جاتی ہے یعنی بھائی چارے، محبت، ہمدردی، غم خواری کا مہینہ ہے۔ تو صبر ہر لحاظ سے ہونا ضروری ہے۔ یہ صبر کرنے کا مہینہ ہے۔ تو صبر کس طرح ہوا۔ روزہ رکھ کے ہم خوراک کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ لوگوں کے رویوں پر خاموش رہنے کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ اپنے حق کے مارے جانے پر خاموش رہنے پر بھی صبر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لڑنا جھگڑنا نہیں ہے۔ اور اس میں یہ حکم ہے کہ لوگوں سے ہمدردی، غمخواری اور درگزر کا سلوک کرنا ہے تو تبھی اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا، تبھی اس سے برکتیں حاصل ہوں گی۔ اور اس وجہ سے اس صبر اور ہمدردی کی وجہ سے، ظلم پر خاموش رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہاں روحانی ترقی عطا فرمائے گا وہاں فرمایا کہ دنیاوی رزق میں بھی برکت ڈالے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ’’اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو‘‘۔ اس پر بنوخزاعۃ کے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا ’’یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔‘‘

(الترغیب و الترھیب ، کتاب الصوم ،الترغیب فی صیام رمضان)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھتا ہے تو پھر اسے کبھی بھی عذاب نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں لاکھوں افراد کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس جب رمضان کی 29 ویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رمضان کی گزشتہ 28 راتوں کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔**

(الترغیب والترھیب ۔ کتاب الصوم ۔الترغیب فی صیام رمضان)
(روزنامہ الفضل 11/اکتوبر 2005ء)

مہینوں کا امام آیا

مبارک صد مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
سرِ بام اس کے استقبال کو ہر خاص و عام آیا
یہ اسلامی مہینوں کا نواں ماہِ مقدّس ہے
مبارک سب مہینے ہیں مہینوں کا امام آیا
سخاوت اور عبادت میں سبھی مشغول ہو جائیں
غریبوں بے کسوں کے واسطے خوشکن پیام آیا
مہِ رمضاں ہے اُترا جس میں قرآں باعثِ رحمت
تہجد اور تراویح اور عبادت کا قیام آیا
تری خاطر جو صائم کھانا پینا چھوڑ دے مولا
پکارے تجھ کو پھر وہ کون ہے جو تشنہ کام آیا
جو بھی اَصنام دل میں تھے وہ اِس نے توڑ ڈالے ہیں
خدا کا نام ہے اَب تو زباں پر صبح و شام آیا
محمدؐ کی طرف دَرِ غار جبریلِ اَمیں آئے
اِسی میں سارے عالم کے لئے حق کا کلام آیا
تلاوت ہر جگہ دن رات ہوتی ہے عبادت بھی
خدا کو یاد کرنے کے لئے اعلیٰ مقام آیا
خدا کے فضل کا بحرِ رواں ہے اِس میں آ جاؤ
جو اِس میں آگیا باہر وہ بانیلِ مرام آیا
یہ ہے پیغامِ صلح و خیر وبرکت غور سے سن لو
سبھی کے واسطے اللہ کا دیکھو سلام آیا
بتایا اِس نے ہمدردی کرو سب ایک ہو جاؤ
ہمیں یہ آدمیت کا سکھانے احترام آیا
ترے ہاتھوں میں جو قرآں ہے اَب نُودی سمجھ لے تو
فرشتوں کا ہے لشکر ساتھ ہر دم گام گام آیا

مشہود احمد ناصر نودی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

غزوات میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت عملی اور بیدار مغزی

(قسط دوم آخر)

صلح حدیبیہ میں بیدار مغزی

جنگ بدر، احد اور احزاب میں اپنے مجموعی مالی و جانی نقصان کے علاوہ تجارت کے متاثر ہونے کے بعد اہل مکہ معاشی واقتصادی لحاظ سے بہت کمزور ہوچکے تھے۔خصوصاً ملک شام سے ان کی تجارت بے حد متاثر ہوئی تھی جس کے راستہ میں مدینہ پڑتا تھا۔اس لئے وہ اس دباؤ اور کمزوری کی حالت میں کسی حل کے متلاشی تھے۔رسول اللہؐ کی فراست وبصیرت ان کی اس کمزوری کو بھانپ چکی تھی۔ چنانچہ جب 6ھ میں رسول اللہؐ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ امن سے طواف بیت اللہ کر رہے ہیں۔ بظاہر یہ ایک عجیب خواب تھی کیونکہ وہاں مسلمانوں کے ایسے دشمن موجود تھے جنہوں نے ہجرت کے بعد سے ان کے حج وعمرہ پر پابندی عائد کررکھی تھی۔اس جنگی صورتحال کے باوجود آپؐ کا بے دھڑک عازم بیت اللہ ہوجانا صاف بتاتا ہے کہ آپ اس بصیرت پر قائم تھے کہ اب قریش میں کم ازکم طواف کے ارادہ سے حرم جانے والے مسلمانوں سے جنگ کی سکت اور خواہش نہیں ہوگی۔چنانچہ آپؐ چودہ سو صحابہ کے ساتھ عربوں کے دستور کے مطابق امن کی علامت کے طور پر تلواریں میان میں لئے روانہ ہوئے مگر مکہ کے قریب حدیبیہ مقام پر روک دئے گئے۔اس دوران آپؐ کی تمام تر حکمت عملی صلح کے گرد گھومتی رہی۔آپؐ نے شروع میں واضح فرمادیا کہ صلح کی خاطر اہل مکہ جو لائحہ عمل بھی پیش گے ہم اسے قبول کریں گے اور پھر قریش کے ایلچیوں کی سخت شرائط کے باوجود آپؐ اپنے اس موقف پر آخر دم تک ڈٹے رہے۔قریش نے اپنی اَنا کی خاطر اس سال کے بجائے آئندہ سال عمرہ کرنے کی تجویز دی تو آپؐ نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بطور سفیر مکے بھجوایا تاکہ وہ سرداران قریش میں اپنے اثرورسوخ سے اسی سال عمرہ کے لئے کوئی راہ تلاش کریں۔ اس نازک صورتحال میں جب مذاکرات طویل ہوگئے تو اِدھر اُن کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی۔

موت پر بیعت

یہ وہ وقت تھا جب مسلمانوں کے جذبات سخت تلاطم میں تھے اگر ان کو سنبھال کر کوئی مناسب رخ نہ دیا جاتا تو شاید وہ ان کو قابو میں نہ رکھ سکتے۔سفیر کی حفاظت واحترام کا مسئلہ اپنی جگہ اہم تھا رسول اللہؐ نے ایک بہترین قائد کی طرح صحابہ کے ان جذبات کو ایک نئی سمت دیتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہنے اور ہر حال میں اطاعت کیلئے موت پر بیعت لی کہ جان دے دیں گے مگر حضرت عثمانؓ کا بدلہ لئے بغیر یہاں سے نہ ٹلیں گے۔مسلمانوں کے اخلاص ووفا کی بناء پر یہ واقعہ بیعت رضوان سے معروف ہے۔جس نے کفار مکہ پر مسلمانوں کے مرنے مارنے پر تل جانے کے عہد کا ایسا رعب پیدا کردیا کہ بالآخر انہوں نے صلح کرنے میں ہی عافیت جانی۔ رسول اللہؐ کی فراست کا ایک اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب مشرکوں نے اپنے سردار سہیل بن عمرو کو بطور ایلچی شرائط صلح طے کرنے کیلئے بھجوایا تو آپؐ نے اس کے نام سے ہی تفاؤل لیتے ہوئے فرمایا کہ ''اب معاملہ آسان ہوگیا''۔ پھر واقعی سہیل کے ذریعہ شرائط صلح طے ہوئیں۔اگرچہ بظاہر وہ شرائط مسلمانوں کے خلاف نظر آتی تھیں۔ قدم قدم کفار مکہ کی انا صلح میں روک بن کر آڑے آتی تھی تو رسول اللہؐ کی فراست وبصیرت اس گتھی کو سلجھانے میں کامیاب ہوجاتی۔آپ نے صلح کی خاطر کفار کے اصرار پر بسم اللہ کے ساتھ رحمان ورحیم نہ لکھنے پر اتفاق کیا، محمد رسول اللہ کی بجائے محمدؐ بن عبداللہ لکھنا قبول فرمایا۔مگر جب سہیل کے مسلمان بیٹے ابوجندلؓ (جو مسلمان ہونے کے جرم میں مکّہ میں قید تھے اور زنجیریں توڑ کر حدیبیہ پہنچے تھے) کی مکہ واپسی پر اصرار ہوا۔جبکہ ابوجندل دہائی دے رہا تھا کہ مسلمانو! کیا مجھے اس حال میں چھوڑ جاؤ گے (جبکہ مکہ سے بھاگ کر آنے والے مسلمانوں کو واپس لوٹانے کی شرط ابھی طے نہ پائی تھی) تو اس رقت آمیز منظر سے صحابہ کے دل زخمی اور جگر پارہ پارہ تھے۔اس وقت تازہ عہد اطاعت ہی ان کو سنبھال رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہؐ کی کامل اطاعت میں سر جھکا دیا۔ پھر جب معاہدہ طے ہوجانے کے بعد رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اب اپنی قربانیاں میدان حدیبیہ میں ہی ذبح کرڈالو۔غم سے نڈھال صحابہ صدمہ سے مدہوش، بے حس وحرکت اور ساکت و جامد کھڑے تھے۔رسولؐ خدا نے تین مرتبہ اپنا حکم دہرایا کہ اپنی قربانیاں ذبح کردو مگر کسی کو اس کی ہمت نہ ہوئی۔شاید وہ اپنے آقا کے عملی نمونہ کے منتظر تھے پھر جونہی رسول اللہؐ نے حضرت ام سلمہؓ کے مشورہ کے مطابق پہلے اپنی قربانی ذبح کرڈالی تو صحابہ بھی دھڑا دھڑ قربانیاں ذبح کرنے لگے اور میدان حدیبیہ حرم بن گیا۔

(بخاری کتاب الشروط باب 15)

بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ حدیبیہ واقعی مسلمانوں کیلئے فتح مبین ثابت ہوئی۔ایک تو اس طرح کہ اہل مکہ سے معاہدہ کے بعد شمال کی جانب کے اس دشمن سے مسلمانوں کو امن ہوا تو اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول اللہؐ کو یہود خیبر کے جنوبی خطرہ سے بھی نمٹنے اور خیبر فتح کرنے کا موقع میسر آیا۔یہ صلح حدیبیہ کی پہلی برکت تھی۔حدیبیہ کی اس شرط کی وجہ سے مکہ سے کوئی مسلمان بھاگ کر مدینہ نہیں آسکتا تھا اس لئے مکہ سے بھاگ کر آنے والے حضرت ابوبصیرؓ نے مدینہ کی بجائے کچھ فاصلے پر آزادانہ طور پر اپنا الگ ڈیرہ جما کر مکہ کے کمزور مسلمانوں کے جمع ہونے کا موقع بہم پہنچادیا اور کفار مکہ کے شام کے راستے میں ایک اور خطرہ پیدا کردیا۔یہ اس معاہدہ کی دوسری کامیابی تھی۔ تیسری کامیابی اس دور صلح میں تبلیغی خطوط کے ذریعہ مختلف قبائل اور بادشاہوں سے تبلیغی رابطے اور زمانۂ جنگ کے مقابل پر بہت زیادہ لوگوں کا قبول اسلام ہے۔چوتھی بڑی کامیابی اس وقت ہوئی جب قریش کی عہدشکنی پر گرفت کرنے کے لئے رسول اللہؐ مدینہ سے نکلے اور بالآخر مکہ فتح ہوا۔ اور صلح حدیبیہ واقعی ''فتح مبین'' ثابت ہوئی۔

غزوات میں خاموش پیش قدمی میں حسن تدبّر

مدینہ سے یہود کی جلاوطنی کے بعد خیبر میں ان کا ایک مضبوط مرکز بن گیا۔ وہ مدینہ پر حملہ کے منصوبے بناکر دھمکیاں دینے لگے۔ایسی نازک صورتحال میں حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ دشمن کی طرف پیش قدمی کی حکمت عملی اختیار کرکے اپنا دفاع کیا جائے اور اسے مدینہ پر حملہ آور ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔دوسرے یہ سب کچھ اس قدر خاموشی سے ہونا ضروری تھا کہ یہود کے حلیف قبائل غطفان وغیرہ ان کی مدد کو نہ پہنچ سکیں رسول اللہؐ اپنی اس حکمت عملی میں حیرت انگیز طور پر کامیاب ہوئے۔آپ ایک ماہر رہنمائے سفر کے ذریعہ تین ہزار کے لشکر کے ساتھ قریباً ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ تیز رفتاری کے ساتھ تین راتوں کے مسلسل تھکا دینے والے سفر میں طے کرکے خیبر پہنچ گئے۔علی الصبح میدان خیبر میں داخل ہوتے وقت صحابہ کرامؓ نے اپنی منزل پالینے کی خوشی میں نعرے بلند کرنے شروع کئے۔اس خاموش پیش قدمی میں نعروں کا یہ شور خلاف مصلحت تھا، آنحضرتؐ تو یہود خیبر کے سر پر اچانک پہنچ کر انہیں حیران وششدر اور مبہوت کرنا چاہتے تھے۔ان نازک لمحات میں آپؐ نے صحابہ کو موقع محل کی مناسبت سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نعرے تو ذکر الٰہی کے کلمے ہیں اور جس ہستی کو تم پکارتے ہو وہ نہ تو بہرہ ہے نہ غائب بلکہ وہ خوب سنتا ہے۔اس لئے دھیمی آواز میں ذکر الٰہی کرو۔

(بخاری کتاب المغازی باب 36)

اور یوں اپنے پروگرام کے مطابق آپؐ خاموشی سے یہود خیبر کے عین سر پر جا پہنچے۔

خیبر میں پڑاؤ کرتے ہوئے دوسری حکمت عملی آنحضرت ﷺ نے یہ اختیار فرمائی کہ لشکر کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے قلعہ ہائے خیبر کے سامنے میدان میں اس طرح پھیلا دیا کہ سرسری نگاہ میں وہ ایک لشکر جرار نظر آتا تھا۔ اس حکمت عملی میں جو دراصل دشمن کو اچانک حیران وششدر کردینے اور بوکھلاہٹ (Surprize) دینے کا حصہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔

واقعہ یہ ہوا کہ صبح جب قلعوں کے دروازے کھلے اور یہودی اطمینان سے معمول کی کھیتی باڑی اور کام کاج کیلئے اپنی کسیاں، کدال، ٹوکریاں لے کر باہر نکلنے لگے تو اچانک میدان خیبر میں چاروں طرف مسلمانوں کے پھیلے ہوئے لشکر کو دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے۔مدینہ سے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے یہود کو مٹھی بھر مسلمانوں کے خیبر پر چڑھائی کرنے کی اطلاع کی تھی۔اب اتنا بڑا لشکر دیکھ کر وہ حیران و ششدر یہ کہتے ہوئے واپس قلعوں کی طرف دوڑے۔کہ محمدؐ اور اس کا پانچ دستوں والا لشکر۔خدا کی قسم محمدؐ اور پانچ دستوں والا لشکر (آن پہنچا)۔

(بخاری کتاب المغازی باب 36)

رسول اللہ ﷺ یہود کو زبردست حیرانی اور سرپرائز (Surprise) دے کر ایک اور فتح حاصل کرچکے تھے۔جس کے نتیجہ میں یہود خیبر کو مدینہ پر حملہ تو درکنار باہر میدان میں نکل کر مقابلہ کی جرأت بھی نہ ہوئی اور وہ محصور ہوکر رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ یکے بعد دیگرے قلعہ ہائے خیبر فتح کرتے چلے گئے اور یہود کو ایک کے بعد دوسرے قلعہ میں محصور ہونا پڑا۔آخری قلعہ میں یہود نے اپنا پورا زور لگادیا تو اس کی فتح میں مشکل ہوئی۔ آپؐ نے دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اپنے لشکر کے حوصلے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جس کے ذریعہ خیبر کی فتح مکمل ہوجائے گی۔اگلے روز آپؐ نے حضرت علیؓ کو علم جنگ عطا کیا اور ان کی قیادت میں مسلمانوں نے آخری قلعہ بھی فتح کرلیا۔

فتح مکہ میں فراست مندانہ

اقدام

رسول اللہؐ نے تمام غزوات میں نقل وحرکت

کی راز داری قائم رکھنے کے اصول سے بہت فائدہ اٹھایا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جنگ دراصل ایک باریک چال ہوتی ہے۔ سفر خیبر کی طرح فتح مکہ کے سفر میں بھی راز داری کی حکمت عملی کا مقصد اہل مکہ کو تیاری جنگ کا موقع نہ دے کر انہیں کشت وخون سے بچانا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسی حکمت کی بناء پر نواح مدینہ میں یہ پیغام بھجوایا کہ اس دفعہ کا رمضان مدینہ میں گزاریں اور اہل مدینہ کو سفر کی تیاری کی ہدایت فرمائی۔ لیکن یہ ظاہر نہ فرمایا کہ کہاں کا قصد ہے۔

مدینہ سے مکہ کے تین سو میل کے فاصلے کے درمیان قریش کے جاسوسوں اور حلیف قبائل کی موجودگی میں ایک لشکر جرار کی تیاری اور نقل وحرکت کی راز داری کو قائم رکھنا بظاہر ایک انہونی سی بات لگتی ہے۔ مگر رسولؐ خدا نے اس مقصد کیلئے تدبیر یہ فرمائی کہ مدینے سے مکے جانے والے تمام رستوں پر پہرے بٹھادیئے۔

(سیرت الحلبیہ جلد3 ص74,75)

الغرض دس ہزار کا لشکر تیار ہوگیا مگر کسی سپاہی کو منزل کی خبر نہ تھی۔ ایک صحابی حاطب بن ابی بلتعہ کا قریش کو مدینہ کی ایک مغنیّہ کے ذریعہ بھجوایا جانے والا اطلاعی خط جب پکڑا گیا تو اس میں بھی یہی لکھا تھا کہ رسولؐ اللہ کا لشکر روانہ ہونے کو ہے معلوم نہیں کہاں کا قصد ہے۔ پھر لشکر نے کوچ کیا تو بجائے سیدھے مکہ کی سمت روانہ ہونے کے آپ دوسری جانب رخ کر کے نکلے اور مکہ جانے والے عام راستہ کو چھوڑ کر نہایت تیزی سے سفر کرتے ہوئے مکہ کے عین سر پر مرّ الظہران پہنچ گئے اور اہل مکہ کو کانوں کان خبر تک نہ ہونے دی۔

مرالظہران کے وسیع میدان میں رسول کریم ﷺ نے خداداد فراست کو کام میں لاتے ہوئے جنگی حکمت عملی کا ایک اور حیرت انگیز منصوبہ بنایا۔ آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ وہ مختلف ٹیلوں پر بکھر جائیں اور آج ہر شخص آگ کا ایک الاؤ روشن کرے۔ اس طرح اس رات دس ہزار آگیں روشن ہوکر مرالظہران کے ٹیلوں پر ایک پر شکوہ اور ہیبت ناک منظر پیش کرنے لگیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب44)

عربوں کے دستور کے مطابق لشکر کے دس آدمیوں کی ایک ٹولی اپنی آگ روشن کیا کرتی تھی۔ اب یہاں دس ہزار لشکر کے اتنے ہی آگ کے الاؤ مسلمانوں کے لشکر کی اصل تعداد کو دس گنا زیادہ ظاہر کر رہے تھے۔ اس رات قریش کے سردار گشت پر نکلے تو حیران رہ گئے کہ یہ کس قبیلہ کا لشکر ہوسکتا ہے کیونکہ اتنی بڑی تعداد کا لشکر کسی عرب قبیلہ میں موجود نہ ہوسکتا تھا اور لشکر اسلام کی ایسی اچانک آمد ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔

اگلے دن اسلامی لشکر مکہ کی جانب چلا تو رسولؐ اللہ کی ایک اور حکمت عملی کے تحت ابوسفیان کو ایک بلند جگہ سے لشکر کی شان وشوکت کا نظارہ کرایا جارہا تھا۔ تاکہ وہ مرعوب ہوکر حق قبول کر لے۔ جب انصاری سردار سعد بن عبادہؓ اپنا دستہ لے کر ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو جوش میں آکر کہہ گئے۔

آج جنگ وجدال کا دن ہے آج کعبہ کی حرمت کا بھی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب المغازی44)

ابوسفیان نے شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے اس کمانڈر کو (جو ایک طاقتور قبائلی سردار تھا) معزول کردیا کہ اس نے حرمت کعبہ کے بارے میں ایک ناحق بات کہی تھی اور جنگ کی دھمکی سے ابوسفیان کا دل دُکھایا۔

(السیرۃ النبویۃ الابن ھشام جلد4 ص9 مطبوعہ بیروت)

ساتھ ہی کمال حکمت سے دوسرا حکم یہ صادر فرمایا کہ سعدؓ کی بجائے سالارِ فوج ان کے بیٹے قیس بن سعدؓ کو مقرر کیا جاتا ہے۔

(سیرت الحلبیہ جلد3 ص95-90)

اور یوں ہر قبائلی خلفشار کی پیش بندی بھی فرمادی۔

فتح مکہ پر دلوں کی فتح اور بلالؓ کا انتقام

فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوچا آج اپنے غلام بلال کا انتقام لینا بھی ضروری ہے۔ بلالؓ جو کبھی مکّہ کی گلیوں میں ذلت اور اذیت کا نشان رہ چکا تھا۔ اسے اہل مکہ کے لئے ابوسفیان کی طرح امن کی علامت قرار دے کر آپؐ نے غلام کو سردار مکہ کے برابر کھڑا کردیا اور ابوسفیان کے گھر میں امان کی منادی کے ساتھ یہ اعلان بھی کروایا کہ جو بلال کے جھنڈے نیچے آگیا اسے بھی امان ہوگی اور یوں آپؐ نے اپنے جانی دشمنوں اور قاتلوں کے لئے بھی فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کرکے ان کے دل جیتنے کی راہ نکال لی۔ بلالؓ کے دشمنوں کو بھی معاف کردیا اور بلالؓ کے جذبات کا بھی خیال رکھا۔

مکّہ کی حقیقی فتح تو دراصل آپؐ کے خلق عظیم کی فتح تھی کہ کفار نے بھی آپؐ کے اس سوال پر کہ تم سے کیا سلوک کیا جائے یہی کہا کہ ہمیں آپ سے نیک سلوک کی امید ہے اور رحمت للعالمین ﷺ نے تو ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جاؤ تم سب آزاد ہو صرف میں ہی تمہیں معاف نہیں کرتا بلکہ اپنے رب سے بھی تمہارے لئے عفو کا طلب گار رہوں''۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جلد4 ص94 مطبوعہ مصر)

مشہور مستشرق سٹین لے پول کے بقول جس دن محمد ﷺ کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی وہی دن آپؐ کی اپنے نفس پر فتح حاصل کرنے کا دن تھا''۔ جب آپؐ نے قریش کے سالہا سال کے ظالمانہ مصائب سے درگزر کرتے ہوئے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دے دیا''۔

(انتخاب قرآن مقدمہ ص67)

امر واقعہ یہ ہے کہ اس عفو عام کے نتیجہ میں اپنے اپنے دشمنوں اور نفس پر ہی فتح حاصل نہیں کی بلکہ ان کے دلوں پر بھی فتح حاصل کی، جیسا کہ سر ولیم میور کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ

''محمدؐ نے جلد ہی اس کا انعام بھی پالیا اور وہ یوں کہ آپؐ کے وطن کی ساری آبادی صدق دل سے آپؐ کے ساتھ ہوگئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم چند ہفتوں میں دو ہزار مکہ کے باسیوں کو مسلمانوں کی طرف سے (حنین میں) لڑائی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں''۔

(Life of Mohammad by W.Muir p-42)

جرمن سیاستدان۔ بسمارک

بسمارک ایک جرمن مدبر اور سیاستدان تھا۔ 1815ء میں سٹینڈال (Stendal) کے نزدیک ایک قصبے Schohausen میں پیدا ہوا۔ بسمارک ایک پرانے Junker خاندان سے تعلق رکھتا تھا جس کی طاقت اس وقت ختم ہوگئی تھی۔ ساری زندگی بسمارک اپنے Junker خاندان سے بہت تعلق پر بہت زور دیتا تھا۔ اس کی والدہ ایک بہت ذہین، بہادر اور پر تصنع (Sophisticated) عورت تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تمام جرمنوں کو پروشیا کی قیادت میں متحد کرے۔ بسمارک اپنے اصل مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی تحریک سے فائدہ اٹھانے کی تاک میں رہتا تھا۔ خواہ لبرل ہو یا اینٹی لبرل اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد جلد ہی اس سے علیحدگی اختیار کر لیتا تھا۔ 1851ء میں بسمارک فرانکفورٹ میں قانون ساز اسمبلی میں پروشیا کے نمائندے کے طور پر شامل ہوا اور جلد ہی ایک بااثر شخصیت کے طور پر ابھرا۔ اس عرصہ کے دوران اسے اس بات کا احساس ہوا کہ پروشیا کی عظمت آسٹریا کے جرمن پاور کے طور پر ماند پڑنے کے ساتھ مشروط ہے۔ 1858ء میں وہ سینٹ پیٹرزبرگ (St.Petersburg) میں پروشیا کا سفارتکار بنا اور بعد میں پیرس میں اس کو وزیر بنا دیا گیا۔ لیکن 1862ء میں اسے واپس بلا کر پروشیا کا وزیراعظم بنا دیا گیا۔

قانون ساز اسمبلی میں اس کی بہت مخالفت تھی جس کی وجہ سے ناگزیر حالات میں اسے مستعفی ہونا پڑا۔ 1864ء میں جب آسٹریا اور ڈنمارک کی جنگ ہوئی تو بسمارک نے آسٹریا کی حمایت کی اور اسی حمایت نے شلیشوک ہولسٹائن (Schleswig Holstein) کے بعد میں پروشیا کے ساتھ الحاق کا راستہ ہموار کر دیا اور دو سال بعد فرانس اور اٹلی کے ساتھ مل کر آسٹریا سے لڑائی اور Koniggratz کے مقام پر آسٹریا کی شکست سے جرمنی میں آسٹریا کا اثر ختم ہوگیا اور 1897ء میں شمالی جرمنی کی ریاستوں نے پروشیا کی قیادت میں North German Confederation بنا لی۔ لیکن جنوبی ریاستیں ابھی تک الگ تھیں۔ صرف فرانس کے خوف سے وہ پروشیا کی برتری تسلیم کرتی تھیں۔ بسمارک نے اپنے مخالفین کی غلطیوں سے فائدہ اٹھایا اور 1867ء سے 1870ء تک متعدد مواقع ایسے آئے جب فرانس اور پروشیا لڑائی کے کنارے تک پہنچ گئے اور آخر کار 1870ء میں فرانس سے جنگ ہوئی۔ دوران جنگ بسمارک نے فرانس کے ارباب اختیار کے ساتھ گفت وشنید جاری رکھی اور شمالی جرمن ریاستوں کو جرمن فیڈریشن میں شامل کرنے کا راستہ ہموار کرلیا۔ 1871ء میں فرانس کو کچل دیا گیا اور اس طرح براعظم یورپ میں جرمن ایمپائر جس کی قیادت پروشیا کے ہاتھ میں تھی سب سے بڑی طاقت بن کر ابھری۔

یہ بسمارک کی سب سے بڑی فتح تھی۔ وہ پروشیا کا چانسلر بن گیا اور 1871ء کے بعد اس نے جرمن ایمپائر کے استحکام کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس کی پالیسیوں کی مخالفت کیتھولک چرچ اور سوشلسٹوں کی طرف سے ہوئی۔ کیتھولک چرچ کی مخالفت پر اس نے آسانی سے قابو پالیا لیکن سوشلزم کا مقابلہ اس نے ایک State Controlled سوشل اصلاحات کے پروگرام کے ذریعہ کیا جو یورپ کے لئے ایک نمونہ بن گیا۔

اس کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد فرانس کو الگ تھلگ رکھنا تھا جس کے لئے اس نے آسٹریا اور اٹلی سے اتحاد کرلیا اور روس سے بھی سمجھوتہ کر لیا۔ 1878ء میں اس نے برلن میں کانگریس کے اجلاس کی صدارت کی۔ اس وقت یورپ میں بسمارک کی شان وشوکت عروج پر تھی۔ 1888ء میں شہنشاہ ولیم اول انتقال کر گیا اور نئے شہنشاہ ولیم دوم سے بسمارک کا جھگڑا ہوگیا۔ 1890ء میں اسے برخاست کر دیا گیا۔ اگرچہ 1893ء میں بظاہر دوبارہ صلح ہوگئی لیکن بسمارک نے عملی طور پر اپنی ڈیوٹی ادا کرنے میں دلچسپی ظاہر نہ کی اور ہمیشہ کے لئے اپنی دیہی جاگیر میں جابسا۔ اپنے شدید غصے کا وہ ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے۔

''میں نے شہ پسندی کے جذبات سے لبریز ذخیرے کے ساتھ چانسلر کا عہدہ سنبھالا تھا لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ وہ ذخیرہ تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ میں نے تین شہنشاہوں کو برہنہ دیکھا ہے اور یہ نظارہ عموماً خوشکن نہیں تھا۔''

(''نپولین سے ہٹلر تک'' صفحہ 193)

مکرم مبشر محمود صاحب

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے

روزہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک ایسے مہینہ میں داخل ہیں جو مہینوں میں سب سے زیادہ مقدس، افضل اور بابرکت ہے۔ جس کے تیس ایام تمام دنوں میں سے خدا کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ جس کی تمام راتیں خدا کی طرف سے انی قریبٌ یعنی میں قریب ہوں کا وعدہ دیتی ہیں۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور سلامتی کی نوید لے کر آتی ہے۔ جس میں تمام کتب سے افضل کتاب 'قرآن' نازل کی گئی۔ اس ماہ میں کی گئی عبادت تمام سال کی عبادتوں میں سے زیادہ ثواب کا موجب ہے اور جہاں اس کا ایک عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت کا ہے وہاں آخری عشرہ سال کے تمام عشروں سے زیادہ بابرکت ہے اور خدا کا مقرب بنانے والا ہے۔

جس کی فرضیت نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ پہلی تمام قوموں پر بھی کی گئی۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے اور جنت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جس کے متعلق خدا کے رسول ﷺ نے خبر دی کہ بدقسمت ہے وہ شخص جو رمضان سے گزرا اور بخشا نہ جا سکا۔ اس مہینہ کے بارہ میں امام الزمان نے فرمایا: یہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں، صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:256)

پس ہم سب کو اس عظیم الشان مہینہ کی برکتوں اور فیوض سے محروم نہ رہنے کیلئے یہ دعا کرنی چاہئے جو مسیح الزمان نے بتائی:

حضور فرماتے ہیں کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اب میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔۔۔ میرے نزدیک جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا گناہ ہے

جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے: کتب علیکم الصیام۔ کہ تم پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا گناہ ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ ہر مومن بالغ اور عاقل کیلئے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر وہ بغیر جائز عذر شرعی روزہ نہیں رکھتا تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک گناہگار ٹھہرے گا۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ:70)

وہ لوگ جو معمولی عذر بنا کر روزہ چھوڑتے ہیں اور بہانہ جو ہیں ان کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:258)

حدیث کے مطابق بدقسمت ہے وہ شخص جو رمضان سے گزرے اور بخشا نہ جائے۔ اس حدیث کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ "ہر شخص کے لئے جہنم کے دروازے بند نہیں ہوتے۔ مراد یہ ہے کہ جہنم کے دروازے بند ہونے کا ایک امکان پیدا ہو جاتا ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جس کے لئے یہ امکان پیدا ہو کہ جہنم کے سب دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں اور پھر بھی وہ ایسے اعمال بجا نہ لا سکے جن کے نتیجہ میں وہ دروازے بند کئے جاتے ہیں۔"

(خطبات طاہر جلد:5 صفحہ 389)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری تو حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل اور رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ:439)

روزہ کی فرضیت

روزے کی فرضیت کیلئے عمر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ہمیں تو یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جب خدا کے فضل سے روزہ کا معیار بہت بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی تربیت تھی، (رفقاء) زندہ تھے، اولین تابعین زندہ تھے جنہوں نے (رفقاء) سے تربیت حاصل کی تھی اس لئے اس زمانہ میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزہ میں کمزور ہیں اور طریق یہی تھا کہ بچپن سے ہی مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں اور 9، 10 سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے اور بلوغت سے مراد انگریز کی مقرر کردہ بلوغت نہیں لی جاتی تھی کہ انگریز نے 21 سال کہہ دیا تو 21 سال میں بالغ ہوگا اور 21 سال میں شریعت فرض ہوگی۔ انگریز نے 18 مقرر کر دیئے تو 18 سال کے بعد شریعت فرض ہوگی بلکہ انسانی اصطلاح میں عام عرف عام میں جب بھی انسان بالغ ہوتا تھا وہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کرتا تھا اور چونکہ روزہ کی بلوغت کے معاملہ میں کچھ اختلافات فقہاء میں بھی پائے جاتے ہیں اور نشوونما کی عمر کے بچوں کے لئے نسبتاً سہولت بھی دے رہے ہیں بعض فقہاء، اس لئے اس معاملہ میں بھی سختی غیر معمولی نہیں کی جاتی تھی بلکہ جس کو کہتے ہیں Encourage کرنا، حوصلہ افزائی کرنا۔ حوصلہ افزائی کے طور پر کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی 12۔13۔14 سال کی عمر میں داخل ہو جائیں وہ کوشش کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ رمضان کے روزے رکھیں اور جب وہ پختہ عمر میں پہنچتے تھے یعنی 18۔19 سال کی عمر میں تو پھر تو وہ لازماً پورے کے پورے رمضان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ اس پہلو سے رفتہ رفتہ خصوصاً تقسیم کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ کمزوری آئی ہے۔

طلباء کا روزہ رکھنے سے علمی نقصان نہیں ہوتا

"ہماری نئی نسلیں روزے کو بالکل ہلکا پھلکا لیتی ہیں اور نئی نسلوں کے بدقسمتی سے ماں باپ بھی ہلکا پھلکا لیتے ہیں، تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہیں گویا کہ ان کے نزدیک یہ بات زیادہ اہم ہے کہ بچہ پڑھائی کر رہا ہے اس کی پڑھائی پر بُرا اثر نہ پڑے۔ حالانکہ وہ ٹیلی ویژن میں ہزار وقت ضائع کر رہا ہو، ہر قسم کی بیہودہ دلچسپیوں میں حصہ لیتا ہو اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن روزے کے وقت ان کو اتنی شدت سے احساس ہوتا ہے کہیں اس کی صحت نہ کمزور ہو جائے اور ہر دوسری صحت کمزور کرنے والی عادتیں اس میں ہوں اس سے وہ فکرمند نہیں ہوتے۔ ایک روزہ ہی بے چارہ رہ گیا ہے جس سے ساری صحت برباد ہو جائے گی اور پڑھائی پر برا اثر پڑے گا۔ بالکل غلط بات ہے، محض وہم ہے، قطعاً کوئی اثر برا روزے کے نتیجہ میں پڑھائی پر نہیں پڑتا بلکہ جو لوگ نہیں پڑھنے والے ہیں وہ بھی رمضان میں زیادہ پڑھ لیتے ہیں۔ خود میں بھی ایسے طالب علموں میں سے تھا جو بہت کم اپنے کورس کی کتابیں پڑھتا تھا لیکن رمضان میں مجھے زیادہ موقع ملتا تھا کیونکہ اور کوئی دلچسپیاں نہیں قرآن کریم پڑھنا ہے یا دینی مطالعہ کرنے ہیں اور چونکہ دیگر تمام دلچسپیاں کٹ جاتی ہیں اس لئے پڑھائی کے لئے بھی زیادہ وقت مل جاتا ہے اور پھر اگر وقت کم بھی ملے تو دعاؤں کے ذریعے نمازوں کے ذریعے، رمضان شریف میں تو طلباء برکت لے کے باہر نکلتے ہیں۔ ان کو علمی نقصان کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ انہی کو علمی نقصان ہو سکتا ہے جو روزہ چھوڑ دیں رمضان کا اس خیال سے کہ ان کو نقصان نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے علم میں برکت نہیں پڑ سکتی اور اگر ظاہری طور پر وہ حاصل کر بھی لیں کچھ علمی فائدہ تو بیکار اور بے معنی ہے۔ بہت بڑا فائدہ کھو کر انہوں نے بہت معمولی فائدہ لیا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ کاش! کہ تمہیں پتا ہوتا کہ کیا کھو رہے ہو۔ اگر تمہیں علم ہوتا تو تم کبھی بھی اس فائدے سے محروم نہ رہتے۔ اس لئے تمام دنیا میں جماعتوں کو خصوصیت سے رمضان میں تفصیلی نظر ڈالنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ جن بچوں کے ماں باپ کو یہ سعادت حاصل نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو تلقین کریں وہاں خدام الاحمدیہ کے ذریعے تلقین کی جائے، لجنہ کے ذریعے تلقین کی جائے، انصار کے ذریعے کوشش کی جائے۔ جماعت کوئی بھی نظام مقرر کرے مگر براہ راست ہر احمدی کو یہ پیغام ملنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس مہینہ میں تم پر روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اب بتاؤ تم مریض ہو یا مسافر ہو اگر دونوں میں سے کچھ نہیں تو پھر سوائے روزے کے اور کوئی راہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ 15/اپریل 1988ء)

رمضان المبارک کیسے

گزارا جائے

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کو ایماناً اور احتساباً گزارا وہ بخشا گیا۔ اسی طرح آپ ؐ نے فرمایا خدا کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں، کوئی ضرورت نہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا مطلب نہیں کہ بھوکا رہے مگر اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے۔ جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہو۔

بمطابق حضرت مسیح موعود ''یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے'' چنانچہ دل کو منور کرنے، نفس کو پاک کرنے اور نفس امارہ سے نجات پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم رمضان المبارک کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کریں اور اس مہینہ کو ہر طرح کی عبادات سے سجائیں۔

نماز باجماعت کی ادائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''نماز باجماعت کی پابندی اور عام دنوں میں بھی فرض ہے لیکن رمضان المبارک میں بڑی شدت کے ساتھ اپنی باجماعت کی حفاظت کرنی چاہئے''۔

نماز تہجد

رمضان میں صرف روزوں کی تلقین نہیں کرنی چاہئے بلکہ روزوں کے لوازمات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ میں نے ایک دفعہ سرسری طور پر جائزہ لیا، نوجوانوں سے پوچھنا شروع کیا روزہ رکھا ہے کہ نہیں رکھا، کیسا رہا، کس طرح رکھا تو اکثر یہ دیکھا گیا یعنی اکثر جواب یہ ملا کہ روزہ صبح سحری کھا کر رکھا اور نفلوں کا کوئی ذکر نہیں تھا حالانکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تہجد کی سنت اس میں دے کر (الفاظ تو بعینہٖ یاد نہیں لیکن مراد یہ ہے کہ) تمہارے لئے مزید برکتوں کے رستے پیدا کر دئے ہیں۔

(الترغیب والترہیب کتاب الصوم حدیث نمبر: 1487)

تو تہجد ویسے بھی بہت اچھی چیز ہے اور قرآن کریم نے اس کو بہت ہی تعریف کے رنگ میں پیش فرمایا ہے اور اس کی بہت سی برکتیں ہیں اور مقام محمود تک لے جانے والی چیز ہے۔ لیکن رمضان المبارک سے تہجد کا بہت گہرا تعلق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان کے سوا آنحضرت ﷺ کو اتنا لمبا تہجد پڑھتے کبھی نہیں دیکھا کہ قریباً ساری رات بعض اوقات کھڑے ہو کر گزار دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ التراویح حدیث نمبر: 1884)

تو رمضان کے ساتھ تہجد کا بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ وہ روزے جو تہجد سے خالی ہیں وہ بالکل ادھورے اور بے معنی سے روزے ہیں۔ اس لئے بچوں کو خصوصیت کے ساتھ روزے کی تلقین کرنی چاہئے۔

اس لئے وہ نسلیں جو قادیان میں پل کے بڑی ہوئیں ان میں تہجد اور رمضان کا چولی دامن کا ساتھ سمجھا جاتا تھا۔ کوئی وہم بھی نہیں کرسکتا تھا کہ بغیر تہجد پڑھے بھی روزہ ہوسکتا ہے۔ ہاں کچھ ان میں سے ایسے بھی تھے جو تہجد کے وقت اٹھ نہیں سکتے تھے اور کچھ ایسے تھے جو صرف تہجد نہیں پڑھنا چاہتے تھے بلکہ قرآن کریم کی تلاوت بھی سننا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایسے احباب کے لئے یا مردوزن کے لئے تراویح کا انتظام ہوا کرتا تھا۔ تو بچوں کو اگر گیارہ کی توفیق نہیں تو یہ سات رکعتوں والے نوافل پڑھانے شروع کر دیں اور ان کو بتائیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت تھی۔ چنانچہ اس سے ان کے دل میں نوافل کے لئے ایک دوہری محبت پیدا ہوگی اور ذہن میں یہ بات جانشیں ہوگی کہ اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا حضرت رسول اکرم ﷺ بھی اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

رمضان شریف میں قرآن کریم کی تلاوت

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ افضل عبادۃ امتی تلاوۃ القران کہ میری امت کی سب سے بڑی فضیلت رکھنے والی عبادت تلاوت قرآن کریم ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ تا امت (۔) جان لے کہ رمضان شریف میں قرآن کریم کثرت سے پڑھنا چاہئے...... خدا کی مرضی کا علم ہمیں قرآن کریم کے بغیر ہو نہیں سکتا تھا اس لئے ضروری ہوا کہ قرآن کو پڑھا جائے اور پڑھنے سے مراد صرف الفاظ ہی کی تلاوت نہیں بلکہ جسے خدا توفیق بخشے اور علم فراست عطا فرمائے اس کا فرض ہے کہ اس کے مطالب پر غور کرے...... مذکورہ حدیث کے یہی معنی ہیں کہ قرآن کریم کو پڑھا جائے پھر اس کو سمجھا جائے اور پھر سمجھ، طاقت اور استعداد کے مطابق اس پر عمل بھی کیا جائے۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ: 74)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو رمضان تھا اس میں دو دفعہ دہرائی کروائی گئی۔ تو یہ بتایا کہ اس میں ایک عظیم ہدایت ہے اس لئے تم بھی اس مہینے میں اس کو غور سے پڑھا کرو۔ ویسے تو پڑھنا ہی ہے لیکن اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ دو اس کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ پڑھو اور جہاں جہاں درس کا انتظام ہے وہاں لوگ درس بھی سنیں۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ: 746)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکتوں سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن

وقف عارضی کی برکات اور خوشگوار تاثرات

مکرمہ فضیلت ضیاء صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں۔
''وقف عارضی سے دلی خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ ملی۔''

مکرمہ صفیہ برکت صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں۔
''دوران وقف عارضی باقاعدہ تہجد پڑھنے، دعائیں کرنے اور مطالعہ کتب و رسائل سلسلہ کا موقع ملا وقف عارضی کی وجہ سے خاکسار کے دل میں خدمت دین کا جذبہ مزید بیدار ہوا ہے۔

مکرمہ سحر ضیاء صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں۔ ''دوران وقف مطالعہ کتب دعاؤں اور نوافل کی توفیق ملی۔ وقف عارضی سے دینی کاموں کی طرف توجہ ہوئی اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کی بھی توفیق ملی''۔

مکرمہ بشریٰ مسرت صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں۔
''وقف عارضی سے اجتماعی فائدہ حاصل ہوا کہ احمدی بچے قرآن کریم سے علم حاصل کرتے ہیں اور ذاتی فائدہ یہ حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا موقع میسر آیا۔''

مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں
''دوران وقف نمازوں، تہجد دعاؤں، ذکر الٰہی اور مطالعہ کتب کا بہت موقع ملا۔ دین کی راہ میں صرف کیا ہوا وقت دلی سکون اور راحت کا ذریعہ بنا۔''

مکرمہ ثمینہ قیوم صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں ''وقف عارضی علم میں اضافے کا باعث بنا۔ ترجمۃ القرآن کی دہرائی ہوئی۔ درستگی تلفظ کا ذریعہ بنا۔ خدا کی خوشنودی اور رضامندی کے حصول کا موقع ملا''۔

مکرمہ فرخندہ قدیر صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں
''دوران وقف عارضی اصلاح نفس ہوئی۔ دعا اور تہجد کا موقع میسر آیا۔ بعض غیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم کا درس دینے کا خوشکن موقع بھی میسر آیا۔ وہ بچے جو پڑھ رہے ہیں اپنے گھر میں ماؤں کو بھی پڑھاتے رہے۔''

مکرمہ محمودہ خالد صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں: تہجد، دعاؤں اور مطالعہ کتب کی توفیق ملی۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا بہت زیادہ شوق پیدا ہو گیا اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔''

مکرمہ عالیہ راحت صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں:
''وقف عارضی سے اپنے علم میں اضافہ ہوا۔ سکھانے پڑھانے کے مختلف طریقے بھی سمجھ میں آئے کہ کس طرح کس بچے کو سکھا سکتے ہیں۔''

مکرمہ نصیرہ فہیم صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں ''نوافل، نماز تہجد، مطالعہ کتب اور امام وقت کی فرمودہ دعاؤں کو پڑھنے کا موقع ملا۔ وقف عارضی کا یہ فائدہ ہوا کہ قرآن پاک کے زیادہ سے زیادہ حصوں کو یاد کرنے نیز قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا شوق پہلے سے زیادہ ہوا۔''

مکرمہ صباحت احمد صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں
مطالعہ کتب نصاب وقف نو اور دعاؤں کی توفیق ملی۔ اس وقت عارضی سے مجھے بہت زیادہ ذاتی فائدہ ہوا۔ میری رائے میں تمام واقفین نو کو وقف عارضی ضرور کرنا چاہئے۔

مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں نوافل، دعاؤں اور مطالعہ کتب کی توفیق ملتی رہی۔ فیملی کلاسز بھی ہوتی رہیں، ہر کام وقت پر کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور اس طرح ہر کام میں برکت بڑھتی ہے۔ علاوہ ازیں قرآن اور احادیث کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کا موقع ملتا ہے۔

مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں مطالعہ کتب، وقت پر نماز پڑھنے اور تہجد میں باقاعدگی کی توفیق ملی۔ دلی سکون ملا۔ ہر مشکل میں یہ احساس رہا کہ خدا تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں مطالعہ کتب اور دعاؤں کی توفیق ملی وقف کی برکت سے بہت سے درپیش مسائل خدا تعالیٰ نے حل کر دیئے اس کے علاوہ کالج کی پڑھائی میں بھی بہت بہتری پیدا ہوئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب انتقال کر گئے

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 4/اگست 2011ء کو بعمر 90 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے دوسری جنگ عظیم میں فوجی خدمات کے دوران اٹلی میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی اور پھر تادم آخر احمدیت کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ پاکستان بننے سے قبل کچھ عرصہ قادیان کی مقدس بستی میں گزارنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و دیگر رفقاء حضرت مسیح موعود سے فیض حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو فرقان بٹالین میں بھی بحیثیت پلاٹون کمانڈر خدمت کی توفیق ملی۔ 1953ء کے نہایت مخدوش حالات میں حضرت المصلح الموعود کے نہایت اہم پیغامات پر مشتمل تحریرات لے کر ربوہ سے کراچی گئے اور حسب ارشاد مفوضہ مشن کی تکمیل کی جس پر حضرت المصلح الموعود نے از حد اظہار مسرت فرمایا اور شاباش اور دعاؤں سے نوازا۔

مرحوم والد صاحب سرتاپا احمدیت کے رنگ میں رنگین تھے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے پابند، باجماعت نماز کا التزام کرنے والے، روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے اور تمام جماعتی چندہ جات کو بروقت باقاعدگی سے ادا کرنا سعادت سمجھتے تھے۔ باوقار، قناعت شعار اور نہایت درجہ کے نڈر اور بہادر انسان تھے۔ آپ باثمر داعی الی اللہ تھے۔ ماحول کیسا ہی مخالفانہ کیوں نہ ہو۔ بڑے جوش سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دلائل دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی رعب دار شخصیت اور آواز عطا فرمائی تھی کہ حریف کیسا ہی طاقتور اور باوسیلہ کیوں نہ ہو، آپ کے سامنے اپنے دائرے میں ہی رہنے میں عافیت سمجھتا۔ خلفاء کرام سے سچی عقیدت رکھتے تھے۔ خطبات اور دیگر مجالس عرفان ادب اور توجہ سے دیکھتے اور سنتے۔ جو بھی تحریک کی جاتی اس پر لبیک کہتے۔ کتب سلسلہ خریدنے، پڑھنے اور سنبھال کر رکھنے کا بہت شوق تھا۔ ان کے اس شوق کے ثمر کے طور پر گھر میں سینکڑوں کتب موجود ہیں، جن سے اب ان کی اگلی نسلیں بھی استفادہ کر رہی ہیں۔

1974ء کے خطرناک ایام میں اپنے میڈیکل سٹور کیلئے ادویات خریدنے فیصل آباد جاتے تو وہاں جا کر بلند آواز میں السلام علیکم کہتے، اگر دکاندار جواباً وعلیکم السلام کہتا تو رک جاتے ورنہ اگلی دکان پر چلے جاتے۔ ان پرفتن ایام میں اپنے میڈیکل سٹور پر بنیادی ضرورت کی تمام ادویات کی فراہمی کو یقینی بناتے۔ امن پسند، متوکل اور ہر حال میں راضی بہ رضا رہنے والے ایک خوددار انسان تھے۔ ایک بار ملک میں چائے کی قلت ہو گئی تو اس وقت کے سربراہ مملکت نے کہا کہ اگر عوام روز ایک پیالی چائے کم پیئیں تو یہ قلت دور ہو جائے گی۔ اسی دن سے والد صاحب نے ایک پیالی چائے کم کر دی اور ہم بچوں کو بالوضاحت کہا کہ سربراہ مملکت کی بات پر عمل کرنا چاہیئے۔

مرحوم والد صاحب غیر معمولی صفات کے حامل ایک منفرد انسان تھے۔ اپنے اہل خانہ اور خاندان کے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ تھا۔ والدہ صاحبہ چالیس سال قبل چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں۔ اس سارے عرصہ میں والد صاحب نے ان کا ہر طرح خیال رکھا۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کی پرورش اور تربیت پر پوری توجہ دی اور اس مقصد کیلئے اپنے آبائی علاقے موضع ادووال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم سے ترک سکونت کر کے ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کے ساتھ مسلک کے اختلافات کے باوجود ہمیشہ ہمدردی اور صلہ رحمی کا سلوک روا رکھا۔

مرحوم والد صاحب کی اولاد میں دو بیٹے محترم راجہ محمد یوسف خان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ جرمنی اور خاکسار، تین بیٹیاں محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بقاپوری، محترمہ مسرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم کنور مطلوب احمد صاحب، محترمہ شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ غفور احمد صاحب، متعدد پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں اور آگے ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 4/اگست کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں آپ کے غیر از جماعت عزیزوں نے بھی شمولیت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ہی نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس سے نوازے اور آپ کی آل و اولاد کو آپ کی دعاؤں اور خصائل کا وارث بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے درج ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم ایس سی: معاشیات، مطالعہ پاکستان، ایم کام۔

ایم بی اے: ایچ آر ایم، مارکیٹنگ مینجمنٹ، آئی ٹی مینجمنٹ، بینکنگ اینڈ فنانس

ایم اے: عربی، اسلامک سٹڈیز، اردو

بیچلر پروگرام: بی ایس (کمپیوٹر سائنس) لائبریری اینڈ کمپیوٹر سائنسز، ماس کمیونیکیشن، بی۔اے، بی کام

ٹیچر ٹریننگ پروگرام: سی ٹی

ہائیر سیکنڈری سکول سرٹیفیکیٹ: ایف اے، آئی کام، ایف ایس سی (پری انجینئرنگ، پری میڈیکل) اور دیگر شارٹ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20/اگست 2011ء ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا نے مندرجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

فیکلٹی آف ایگریکلچر

بی ایس سی (آنرز): ایگریکلچر، اینیمل سائنسز

بی ایس: فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی

ڈیپارٹمنٹ آف کمیونیکیشن: بی ایس، ایم۔اے، ماس کمیونیکیشن

ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن: ایم۔اے ایجوکیشن، ایم ایڈ، ایم ایس ایجوکیشن، بی ایس ایجوکیشن، بی ایڈ، بی ایڈ۔ای ایل ٹی

ڈیپارٹمنٹ آف انگلش: بی ایس انگلش ایم۔اے انگلش

ڈیپارٹمنٹ آف فائن آرٹ: بی ایف اے، ایم اے فائن آرٹس

ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری اینڈ پاک سٹڈی: بی ایس، ایم اے ہسٹری، ایم اے پاک

ڈیپارٹمنٹ آف لاء: ایل ایل بی (پانچ سالہ و تین سالہ)

ڈیپارٹمنٹ آف لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز: بی ایس، ایم ایس

ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ورک: بی ایس، ایم۔ایس سوشیالوجی

ڈیپارٹمنٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن: بی بی اے، ایم بی اے

ڈیپارٹمنٹ آف کامرس: بی کام (آنرز) ایم۔کام

ڈیپارٹمنٹ آف بایولوجیکل سائنسز: بی ایس ایم ایس سی، باٹنی، بی ایس، ایم ایس سی زوآلوجی

ڈیپارٹمنٹ آف کیمسٹری: بی ایس، ایم ایس سی کیمسٹری

ڈیپارٹمنٹ کمپیوٹر سائنسز: بی ایس (سی ایس) بی ایس (آئی ٹی) بی ایس (ایس ای) ایم۔ایس سی (آئی ٹی)

ڈیپارٹمنٹ آف ارتھ سائنسز: بی ایس، ایم ایس سی جیالوجی

ڈیپارٹمنٹ آف میتھ میٹکس: بی ایس، ایم ایس سی میتھ

گریجوایٹ پروگرام میں اپلائی کرنے کی آخری تاریخ 19/اگست 2011ء ہے۔

انڈر گریجوایٹ پروگرام میں اپلائی کرنے کی آخری تاریخ 14 ستمبر 2011ء ہے۔

پوسٹ گریجوایٹ پروگرام میں اپلائی کرنے کی آخری تاریخ 26/اگست 2011ء ہے۔

فارمین کرسچین کالج لاہور نے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس سی (آنرز): بزنس، اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس، مارکیٹنگ اینڈ سیل، آپریشن مینجمنٹ

بی ایس سی (آنرز): کمپیوٹنگ، سپیشلائزیشن ان سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، انفارمیشن ٹیکنالوجی

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ www.fccollege.edu.pk وزٹ کریں۔

فون نمبر: 042-99231581-EXT377

(نظارت تعلیم)

پاکستان کے پہلے غیر مسلم وزیر

مسٹر جوگندر ناتھ منڈل پاکستان کے پہلے وزیر تھے جن کا تعلق اقلیتی فرقے (اچھوت) سے تھا۔ انہوں نے 10/اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔ قیام پاکستان پر انہیں وزیر قانون اور محنت مقرر کیا گیا، 8/اکتوبر 1950ء انہوں نے کلکتہ پہنچ کر اپنا استعفیٰ بھیج دیا جسے حکومت پاکستان نے منظور کر لیا۔

خبریں

پنجاب میں شدید بارش وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور پنجاب کے مختلف شہروں میں شدید بارش ہوئی۔ بارش اتنی شدید تھی کہ ایوان صدر پارلیمنٹ ہاؤس اور وزیراعظم ہاؤس کی چھتیں بھی ٹپکتی رہیں اور شاہراہ دستور تالاب بنی رہی۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے چھتیں گرنے کی وجہ سے 9/افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے ہیں۔ نشیبی علاقے زیر آب آنے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام بری طرح متاثر ہوا ہے اور پروازوں کے شیڈیول بھی متاثر ہوئے ہیں۔ محکمہ موسمیات نے پنجاب کے نالوں میں سیلاب کی وارننگ جاری کر دی۔ جبکہ دریائے سندھ میں بھی طغیانی ہے اور کھڑی فصلوں کو بھی نقصان ہوا ہے۔

نیٹو کا ہیلی کاپٹر گر کر تباہ افغانستان میں طالبان نے نیٹو کا ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے۔ جس کے نتیجہ میں 33 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

توانائی بحران۔ چین پاکستان میں پیداواری منصوبوں میں مالی معاونت فراہم کرے گا

چین نے پاکستان میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے بجلی کی پیداوار کے جاری منصوبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے اور نئے منصوبوں کیلئے مالی معاونت فراہم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ پاکستان اور چین کے مشترکہ انرجی ورکنگ گروپ کے اجلاس میں پاکستان میں توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف اقدامات اور منصوبوں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا اور چینی سرمایہ کار توانائی کے شعبہ میں تعاون کریں گے۔

لندن میں ہنگامہ آرائی لندن پولیس نے ٹوٹن ہمیہ میں ہونے والے حالیہ ہنگاموں کے حوالے سے بڑے پیمانے پر تفتیش شروع کر دی۔ سکاٹ لینڈ یارڈ نے درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا۔ پولیس مقابلہ میں ایک شخص کی ہلاکت کے بعد شروع ہونے والی ہنگامہ آرائی کے دوران مظاہرین نے نہ صرف علاقے میں توڑ پھوڑ کی بلکہ بڑے پیمانے پر لوٹ مار بھی کی۔ شرپسند عناصر نے کئی پولیس گاڑیوں، ایک بس اور بعض عمارتوں کو نذر آتش کر دیا۔

شام میں ٹینکوں سے گولہ باری شام کی فوج کا ملک کے مشرقی شہر دیر الزور میں ٹینکوں سے حکومت مخالف مظاہرین پر حملہ۔ جس کے نتیجہ میں 87 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ سعودی عرب نے شام میں شہریوں کی ہلاکت کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے دمشق سے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب مرحوم ساکن محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ 7/اگست 2011ء کو بعمر 81 سال وفات پاگئیں۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ (دارالفضل) میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

خاکسار کی والدہ کا تعلق قادیان سے تھا۔ والد مکرم شیخ فضل احمد صاحب کی بڑے بازار میں کپڑے کی دوکان تھی اور تایا مکرم شیخ فضل حسین صاحب کی اسی بازار میں بوٹوں کی دوکان تھی۔ خاکسار کی والدہ اور والد ربوہ کے ابتدائی دور میں آباد ہونے والوں میں سے تھے مرحومہ نے محلّہ کی سطح پر خصوصاً شعبہ مال میں پچاس سال سے زائد عرصہ تک لجنہ کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق پائی۔ خلافت سے عشق اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود سے گہرا تعلق تھا محلّہ کی سطح پر ایک فعال کارکنہ تھیں اور ہر گھر اور ان کے افراد سے رابطہ و ذاتی تعلق تھا۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ خاکسار شیخ مبارک احمد کے علاوہ دوسرا بیٹا شیخ منیر احمد جرمنی ''گاگےنو'' میں رہتے ہیں اور مجلس انصاراللہ جرمنی میں بطور قائد دعوت الی اللہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ تیسرا بیٹا شیخ تنویر احمد فضل عمر ہسپتال میں ریڈیوگرافر (ایکسرے ڈیپارٹمنٹ) میں کام کرتے ہیں۔ چوتھا بیٹا شیخ مبشر احمد ایک حادثہ میں وفات پا گئے تھے۔ بیٹی امۃ السلام اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ہیں۔ پسماندگان میں اپنی اولاد کے علاوہ 22 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور 8 ان کی اولاد میں سے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو ان کی نیکی کو قائم رکھنے اور خدمت دین کی نمایاں توفیق بخشے۔

اس موقع پر احباب تعزیت کیلئے تشریف لائے اور فون کئے۔ فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور احسان سے والدہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے۔ اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی ریڑھ کی ہڈی کا کامیاب آپریشن مورخہ 4/اگست 2011ء کو کوئین الزبتھ ہسپتال برمنگھم یو۔کے میں ہوا ہے۔ آپ آپریشن کے بعد لندن میں اپنے بیٹے کے گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں سحر و افطار 10۔ اگست

انتہائے سحر	3:59
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:00

رمضان المبارک میں اوقات کار
صبح 8 تا 1 بجے شام 5:30 تا 6:30 بجے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

مکان برائے فروخت
مکان دومنزلہ واقع 3/17 دارالرحمت وسطی
رابطہ: 03317793120
0012285470757

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Be Kool Place خدمت کے بارہ سال
Authorised Services Dealer
سیل سروس اینڈ انسٹالیشن کنٹریکٹر
ہمارے ہاں تمام کمپنیوں کے سپلٹ اے سی کی ریپرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
احمدی بھائیوں کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
طالب دعا: اسداللہ احمد
PH:042-37220022
Mob:03214233721
دوکان نمبر 1 فیروز سنٹر 4۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور

FR-10

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر
غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ • ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین
Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant
147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore
0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077

PE
پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پائوڈر کوٹنگ مشین، ڈی او نائزر پلانٹ
پی۔ وی۔ سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔ دل محمد روڈ، لاہور۔ فون: 042-37247744, 0313-4280871, 0300-4280871